25

دنیا میں جب سے انبیاء و خلفاء کا سلسلہ جاری ہے صداقت کی ہمیشہ مخالفت ہوتی رہی ہے حالانکہ اُن کی لائی ہوئی تعلیم ہی بنی نوع انسان کو فلاح اور کامیابی تک پہنچانے والی ہوتی ہے

(فرمودہ 30 اگست 1957ء)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

"قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے موسٰیؑ کو فرعون کی طرف بھیجا[1] لیکن بجائے اِس کے کہ لوگ موسٰیؑ کی پیروی کرتے انہوں نے فرعون کی پیروی کی۔ حالانکہ فرعون کی جو تعلیم تھی وہ صحیح راستہ دکھانے والی نہ تھی۔ لیکن پھر بھی جو گمراہی کی طرف لے جانے والا تھا اُس کی بات تو انہوں نے مان لی اور جو ہدایت کی طرف لے جانے والا تھا اُس کی بات نہ مانی۔

بدقسمتی سے یہی طریقہ ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوئے

تو آپ نے جو تعلیم دی وہ بنی نوع انسان کو فلاح اور کامیابی کے مقام تک پہنچانے والی تھی۔ مگر آپ کے وطن کے لوگوں نے اس کا انکار کر دیا اور چلے تو ابوجہل کے پیچھے چلے جو فرعون کا ایک روحانی قائم مقام تھا اور اُس کی ہر گندی اور فساد پھیلانے والی تعلیم کو انہوں نے قبول کر لیا۔ مثلاً یہی کہ غریبوں اور مسکینوں کو کچھ نہ دو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم کو ردّ کر دیا۔ آپؐ کے بعد بھی یہی ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے تو صحابہؓ آپ پر ایمان لے آئے۔ مگر سارے عرب نے بغاوت کر دی اور انہوں نے وہی طریق اختیار کیا جو ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے اختیار کیا تھا اور اُس وقت کے فرعون کے پیچھے چل پڑے۔ اُس وقت کے فرعون مسیلمہ کذّاب، اسود عنسی اور سجاح وغیرہ تھے جنہوں نے جھوٹے طور پر نبوت کا دعویٰ کر دیا اور لوگ اُن کے متبع ہو گئے مگر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح جانشین تھا اور لوگوں کے اندر صحیح اسلامی روح پیدا کرنے والا تھا اُس کو چھوڑ دیا۔ پھر آپ کے بعد حضرت عمرؓ کو خدا تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تب بھی یہی ہوا۔ حضرت عمرؓ اپنی وفات کے قریب حج کے لیے گئے تو بعض کم بختوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ عمرؓ مر جائیں گے تو ہم فلاں کو خلیفہ بنائیں گے اور کسی کی بیعت نہیں کریں گے [2]۔ پھر اللہ تعالیٰ کی مشیّت کے ماتحت حضرت عثمانؓ خلیفہ ہوئے تو اُن کے زمانہ میں بھی عبداللہ بن سبا جیسے لوگوں نے فتنہ کھڑا کر دیا۔ یہ شخص بھی مصری تھا جیسا کہ فرعون مصری تھا۔ اور لوگوں نے اس کی بات ماننی شروع کر دی۔ ان کے بعد حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے۔ تب بھی لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا۔ حضرت علیؓ کو پہلے تو خلیفہ بننے پر مجبور کیا گیا اور پھر ایک چھوٹا سا عذر کر کے کہ معاویہؓ سے صلح کیوں کی؟ انہی لوگوں نے جنہوں نے آپ کو خلافت کے لیے کھڑا کیا تھا بغاوت کر دی اور خوارج کے نام سے الگ ہو گئے۔ اور انہوں نے دو صدیوں تک اسلام میں وہ تہلکہ مچایا کہ لوگوں کا امن بالکل برباد ہو گیا۔ یہاں تک کہ تاریخوں میں آتا ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی سے انہوں نے پوچھا کہ بتاؤ تم علیؓ کو کیا سمجھتے ہو؟ اُس صحابی نے کہا ایک نیک اور پاک انسان۔ انہوں نے کہا عمرؓ اور عثمانؓ کو کیا سمجھتے ہو؟ اُس نے کہا اللہ کے خلیفے۔ انہوں نے تلوار میان سے نکالی اور اُسے قتل کر دیا۔ پھر یہ فتنہ صرف دوسَو سال تک ختم نہیں ہوا بلکہ آج تک خارجیوں کا وجود چلا آ رہا ہے۔ عمان میں زنجبار میں انہی کی حکومت ہے۔

میں جب انگلینڈ گیا تو کچھ مسلمان طالبعلم جو زنجبار سے وہاں تعلیم حاصل کرنے کے لیے

گئے ہوئے تھے مجھے ملنے کے لیے آئے۔ انہوں نے کہا آپ بتائیں کہ مسلمانوں کا کوئی علاج بھی ہوگا یا یہ اسی طرح آپس میں لڑتے رہیں گے؟ میں نے کہا جب تک آپ لوگ اپنے ملک کے مولویوں کے پیچھے چلتے رہیں گے یہی حال رہے گا۔ پھر میں نے کہا ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کا ایک مولوی نیروبی میں گیا اور اس نے لوگوں کو اُکسایا کہ احمدیوں کو مار ڈالو۔ انہوں نے کہا واقعہ اس طرح نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ نیروبی سے ہمارے ہاں ایک مولوی آیا تھا اور اس نے لوگوں کو اشتعال دلایا تھا۔ میں نے کہا اُدھر سے اِدھر آیا ہو یا اِدھر سے اُدھر گیا ہو تم نے مانی شیطان کی، خدا کی نہیں مانی۔ تم کہتے ہو کہ زنجبار سے مولوی نہیں گیا تھا بلکہ نیروبی سے زنجبار آیا تھا مگر اِس سے اتنا تو ثابت ہو گیا کہ تم مولویوں کے پیچھے چلے۔ اور جب تک اِس طرح کرتے رہو گے مسلمانوں کی لڑائی آپس میں جاری رہے گی۔ وہ لڑکے تھے کہنے لگے ابھی تو ہم تعلیم حاصل کر رہے ہیں لیکن جب ہم واپس گئے تو ہم اپنے ملک میں رواداری کی تعلیم پھیلانے اور ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھنے کی کوشش کریں گے۔ اِس کے بعد جب وہاں ریڈیو پر بھی ہماری جماعت کے خلاف پراپیگنڈا ہونے لگا تو ہماری جماعت کے توجہ دلانے پر زنجبار کے بادشاہ نے احمدیوں کو بلایا اور کہا کہ ریڈیو سے جو اعلانات احمدیوں کے خلاف ہو رہے ہیں آئندہ کے لیے میں انہیں بند کر دوں گا۔

بہرحال جب سے اللہ تعالیٰ کے انبیاء وخلفاء کا سلسلہ جاری ہے۔ صداقت کی ہمیشہ مخالفت ہوتی چلی آئی ہے۔ اسی طرح جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر ایک لمبا عرصہ گزر گیا اور امتِ محمدیہ میں مختلف اولیاء پیدا ہوئے۔ تب بھی یہی ہوا کہ لوگوں نے ان کی نہ سنی۔ بلکہ ان کے دشمنوں کی سنی جو اپنے وقت کے فرعون تھے اور ان کے پیچھے چل پڑے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے صدیوں بعد حضرت سید احمد صاحب سرہندیؒ ہوئے تو لوگوں نے جہانگیر کے کان بھرنے شروع کیے کہ یہ شخص باغی ہے اسے جلدی سنبھالیں ورنہ سخت فتنہ پیدا ہو جائے گا۔ اِس پر جہانگیر نے انہیں گوالیار کے قلعہ میں قید کر دیا۔ مگر پھر بعض لوگوں نے اُسے سمجھایا کہ یہ نیک آدمی ہے اسے رہا کر دو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا بیڑا غرق ہو جائے۔ پھر ان کے بعد بھی جو بزرگ ہوئے ان سے یہی سلوک ہوا۔ بلکہ اس سے پہلے حضرت معین الدین صاحب چشتیؒ، حضرت قطب الدین صاحب بختیار کاکیؒ، حضرت نظام الدین صاحب اولیاءؒ اور حضرت فرید الدین صاحب شکر گنجؒ وغیرہ کی بھی مخالفت ہوئی۔

حضرت محمد غوث صاحبؒ جن کا مقبرہ لاہور میں ہے وہ کشمیر سے آئے تھے۔ یہاں آ کر اُن کی بھی بڑی مخالفت ہوئی۔غرض خواہ یہ بزرگ ملتان میں گزرے ہوں یا پاک پتن میں گزرے ہوں یا دلّی میں گزرے ہوں یا اجمیر میں گزرے ہوں یا آگرہ میں گزرے ہوں یہ آیت ہمیشہ سچی ثابت ہوتی رہی کہ ہم نے موسٰیؑ کو فرعون کے پاس اچھی تعلیم دے کر بھیجا تھا مگر لوگوں نے بُری تعلیم کو قبول کر لیا اور اچھی تعلیم کو قبول نہ کیا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ یہ سلسلہ اب تک چل رہا ہے اور نامعلوم کب تک چلتا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد بے شک جماعت نے ترقی کی ہے لیکن مخالفت نے بھی ترقی کی ہے۔اور لوگوں کو اشتعال دلاتے ہوئے عام طور پر کہا جاتا ہے کہ یہ جماعت واجبُ الْقتل ہے اس کے افراد کو مار ڈالنا چاہیے۔ بلکہ بعض اخباروں میں لکھا ہوتا ہے کہ احمدی جماعت نے پاکستان کے مقابلہ میں ایک متوازی حکومت بنائی ہوئی ہے گورنمنٹ پاکستان کو اس خطرہ کے انسداد کے لیے فوری کارروائی کرنی چاہیے۔لیکن دوسری طرف موجودہ سیلاب کے موقع پر ریڈیو پر اعلان کیا گیا کہ دریائے چناب پر ریلوے پُل کے شگاف کو پُر کرنے کے لیے خدام الاحمدیہ نے کام کیا اور آٹھ ہزار مکعب فٹ پتھر بھر کر اسے پُر کر دیا ہے۔ جب قادیان میں ہماری جماعت کے افراد ہندوؤں اور سکھوں کا مقابلہ کر رہے تھے اُس وقت بھی لوگ ہماری جماعت کی بڑی تعریفیں کرتے تھے۔مگر پھر وہی لوگ مخالفت کرنے لگ گئے۔اب بھی تم دیکھو گے کہ آج تو ریڈیو نے احمدیوں کی تعریف کر دی ہے مگر کل پھر انہی اخباروں نے لکھنا ہے کہ احمدیوں سے بچنا چاہیے۔ان لوگوں نے پاکستان کے مقابلہ میں ایک متوازی حکومت بنا رکھی ہے۔اور اس کی دلیل وہ یہی دیں گے کہ دیکھو! ان لوگوں نے اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر چند گھنٹوں کے اندر اندر ریلوے پُل کے ایک سَو فٹ لمبے شگاف کو آٹھ ہزار مکعب فٹ پتھر بھر کر پُر کر دیا۔ہم پہلے ہی کہہ رہے تھے کہ حکومت کو ان لوگوں کے متعلق ہوشیار ہو جانا چاہیے۔اب اِس تازہ واقعہ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ لوگ پورے طور پر منظّم ہو گئے ہیں اور ان سے سخت خطرہ درپیش ہے۔اُس وقت کوئی نہیں دیکھے گا کہ ان لوگوں نے جتنی طاقت استعمال کی ہے پاکستان کے استحکام کے لیے کی ہے۔کوئی نہیں دیکھے گا کہ ایسے خطرناک موقع پر مودودیوں نے اپنے آدمی نہیں بھجوائے، خدائی خدمتگاروں نے اپنے رضا کار نہیں بھجوائے۔

صرف یہ شور مچانا شروع کر دیں گے کہ یہ لوگ منظّم ہو گئے ہیں اور ایک دن پاکستان کو توڑ دیں گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہی سنّت قرار دی ہے اور وہ فرماتا ہے کہ ہم نے موسیٰؑ کو فرعون اور اس کے ساتھیوں کی طرف بھیجا مگر وہ لوگ فرعون کے متبع ہوئے اور انہوں نے یہ نہ سوچا کہ فرعون جن باتوں کی تعلیم دیتا ہے وہ بُری ہیں یا اچھی۔ وہ صرف طاقت اور جتھے پر مغرور ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم فرعون کی باتیں مانیں گے کیونکہ اُس کے ساتھ جتھا ہے''۔ (الفضل 16 ستمبر 1957ء)

1: وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ (الزخرف:47)

2: تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ 45، 46 مطبوعہ لاہور 1892ء